

مرآة المسنانج

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (اول)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

اس عبارت میں کسی نبیوں کی ضرورت نہیں، ہر چیز میں رب سے عرض معروض کرنے کی طاقت ہے قرآن کریم فرماتا ہے "إِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا أَتَيْنَاهُ بِحَقِّهِ" حضور کے قرائل میں کنزیاں رولی ہیں اور آپ سے کنزوی اور پھر رولے گھٹھو کی ہے۔
 میں جو چکا فرماتا اپنے زمانہ پاک کے لحاظ سے ہے، تحریر کے وقت کوئی نہ جو چکا تھا، چتر مستحکم تھی۔ بیش سے مرد قیامت تک کے واقعات ہیں جو شہر میں مابعد قیامت غیر شہر جیسا کہ عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے یہ تحریر لوح محفوظ پر "من" روایت سے ہوئی اس کلمہ روایت کی حقیقت رب العزت ہی جانتا ہے، یہ الہام رب کے اپنے یاد رکھنے کے لیے نہ تھا بلکہ ان مقبولوں کو بتانے کے لیے تھا جن کی نگاہ لوح محفوظ پر ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اس سے اولیاء اور انبیاء کا علم غیب ثابت ہوتا ہے۔

95 - [17]

روایت ہے ستم اتن ایما سے قرماتے ہیں کہ عمر ابن الخطاب سے آیت کے متعلق پوچھا گیا جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی بیٹیوں سے ان کی تربیت کائی۔ الایہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے یہ ہی سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی بیٹیوں کو اپنے ہاتھ سے حاس تو اس سے ان کی اولاد لگی ہے تو فرمایا کہ انہیں بس نے جنت کی لیے بنایا یہ جنتیوں کے کام کریں گے۔ پھر ان کی پشت ملنی تو اس سے اولاد لگی ہے تو فرمایا انہیں میں نے آگ کے لیے بنایا یہ لوگ دوزخیوں کے کام کریں گے۔ ایک شخص نے پھر عمل کا ہے میں رہا یا رسول اللہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہیئت اللہ جس بندے کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے تو اس سے جنتیوں کے کام لیتا ہے یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے اعمال میں سے کسی عمل پر مرتا ہے اس کا یہ اسے داخل فرمایا ہے جنت میں 9 اور جب بندے کو دوزخ کے لیے پیدا فرمایا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام لیتا ہے وہ دوزخیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر مرتا ہے جس کی وجہ سے اسے دوزخ میں داخل فرماتا ہے (امامک ترمذیہ ابو داؤد)

وَعَنْ مُسْلِمٍ فِي بَيْتِهِ قَالَ سُبْحَانَ عُثْمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَلَوْ أَنَّهُ أَتَى مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ) قَالَ عُثْمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ «خَلَقَ آدَمُ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِبَيْتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقَتْ مِنْهُ أُمَّهُ لِلْحَيَةِ وَيَمْلَأُ أَهْلَ الْحَيَةِ يَمْلَأُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقَتْ مِنْهُ أُمَّهُ لِلنَّارِ وَيَمْلَأُ أَهْلَ النَّارِ يَمْلَأُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْحَيَةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْحَيَةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْحَيَةِ فَيَدْخُلَهُ اللَّهُ الْحَيَةَ وَإِلَّا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهُ اللَّهُ النَّارَ» . رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

آپ بخشنے ہیں، عظیم القدر تاجی، اولیائے کائنات میں سے، ہر شے میں آپ کا انتقال ہوا، حضرت عمر فاروق سے آپ کی ملاقات نہیں ہوئی، آپ تک یہ حدیث نکلی ہے۔

یہ کہ اس کا مطلب کیا ہے اور اس ٹکالے کی نوعیت کیا تھی۔
 یہ عبارت تنبیہات میں سے ہے یعنی ان کی پشت مبارک پر توجہ قدرت فرمائی، وہ رب ہاتھ کے ظہری مٹنے اور دابے بائیں سے پاک ہے، تعلق مرد کی پیشہ میں رہتا ہے، اس لیے توجہ پشت پر فرمائی گئی۔